B.A Part III ~~Itch~~ Urdu "Hon" Paper 7th Group "A"

Dr. Shahnaj Ara
Deptt of urdu
Dr. L. K. V. D College.

فردوسی کے حیات و خدمات

فردوسی کا اصل نام حکیم ابوالقاسم تھا اور فردوسی تخلص تھا۔ فردوسی کا شمار دنیا کے بڑے شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ ایران کی فارسی شاعری کا ایک درخشندہ ستارہ تھا۔ اس عظیم شاعر کی پیدائش آج سے ایک ہزار سال پہلے ایران کے ایک مشہور طوس میں ۹۴۰ء میں ہوئی۔ فردوسی کا خاندان غالباً دہقانی تھا۔ ابتدائی زندگی علم و ادب کے مقدمات حاصل کرنے میں گزری۔ آغاز شباب سے ہی شعر و شاعری اور سخن شناسی کا ذوق رکھتا تھا۔ حسن اتفاق سے اس عظیم شاعر کا ظہور ایک ایسے زمانے میں ہوا جب کہ جلیل القدر سامانی خاندان ایرانی کے دیگر شریف خاندانوں کے وجود کی برکت اور وطن پرست لوگوں کی وجہ سے اس سرزمین کے آداب ملی اور تہذیب قدیم کے احیاء کے واسطے کافی ترقی ہو رہی۔ اس وقت کے تمام ادبا اور شعرا اس بڑی تحریک کی پیروی میں اپنے آباو اجداد کے آثار اور احیاء کی فکر میں لگ گئے تھے۔

چنانچہ فردوسی کے جوانی کے زمانے میں ایران کے بڑے بادشاہوں اور بہادروں کے تذکرے کے احیاء کا دل میں شوق اور سر میں جنون پیدا ہوا اور تمام تر طبیعت کی روانی شاعری ذوق و شوق اور دلبستگی کو ملت کے قابل فخر کارنامے بیان کرنے میں لگا۔ چنانچہ ایک بڑا شاہکار "شاہنامہ" کے نام سے وجود میں آیا۔ فردوسی کی یہ تاریخی تصنیف "شاہنامہ" جس کا موجودہ نسخہ تقریباً ۶۰ ہزار اشعار پر مشتمل ہے ملت ایران کی داستان اور ایران کے قدیم بادشاہوں اور اس سرزمین کے بڑے بڑے نامور بہادروں کے کارناموں اور نقل تاریخ کا مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں بہادروں کے کارنامے فتح کامیابی کے چرچے، مردانگی، فدا پرستی، دینداری اور عقل مندی و دانش کے مرقع ہیں۔ اس عظیم شاہکار سے قدیم ایران کی تہذیب و تمدن کی اہمیت بخوبی سمجھی جاسکتی ہے۔ اور یہ آسانی سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ایران کی ملت عرصہ دراز سے انسانی تمدن کو بنانے میں پیش پیش رہی۔ ایک ہزار سال گزر جانے کے بعد بھی اب تک اس کی درخشندگی باقی ہے۔ بلکہ دن بدن اپنی تابناکی کے ساتھ زندہ جاوید بنا ہوا ہے۔ اور رہتی دنیا تک بلا تعطل ایران کی ملت کو جان کی طرح پیارا رہے گا۔ فردوسی نے اپنی زندگی کے ۳۵ سال کو ان شاہکار کو سجانے میں صرف کیا۔ اس ادبی کارنامے کے انعام میں اس کے مادر وطن میں ایک باقاعدہ مقبرہ تعمیر کیا گیا۔

Scanned with CamScanner

جس سے سلطنت کے درباریوں کو فائدہ پہنچا۔ محمود نے پہلے ساٹھ ہزار دینار
فردوسی کو بخشش و انعام کے طور پر دینے کا وعدہ کیا لیکن محمود
دنوں کے حاسدوں اور دشمنوں کے ورغلانے پر اپنے کیے گئے
وعدے سے مکر گیا اور اس رقم کا دسواں حصہ یعنی صرف چھ ہزار
دینار دیا۔ فردوسی محمود غزنوی کی اس وعدہ خلافی کی وجہ
سے رنجیدہ خاطر ہو گیا اور غزنی کو خیرباد کہہ دیا۔ ایک مدت تک
سفر میں رہا۔ پھر اپنے وطن طوس واپس لوٹ گیا۔

طویل عرصے بعد محمود غزنوی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس نے
حکم دیا کہ ساٹھ ہزار دینار فردوسی کے پاس طوس بھیجے جائیں۔
لیکن بادشاہوں کا یہ ہدیہ اس دن طوس پہنچا جب فردوسی اپنی سربلندی
اور افتخار کے نہ مٹنے والے نام کو چھوڑ کر اس دنیائے فانی سے عالم
جاودانی کو رخصت ہو چکا تھا۔ تعجب خیز بات یہ ہے کہ اس کی
بلند ہمت لڑکی نے بھی محمود غزنوی کے ہدیے کو قبول کرنے سے انکار
کر دیا اور اس طرح اپنے والد کے افتخار کو قائم رکھا۔

Shahnaj Ara